بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ بنو مصطلق کے حالات و واقعات کا بیان نیز محرم کے حوالے سے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 جولائی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج غزوہ بنو مصطلق یا غزوہ مُرَیْسِیْع کا ذکر کروں گا۔ یہ غزوہ کب ہوا؟ اس کے متعلق سیرت نگاروں کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک یہ ۶ ہجری میں ہوا جبکہ بعض نے ۵ ہجری یا ۴ ہجری بیان کیا ہے لیکن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحقیق کے مطابق اس کی تاریخ شعبان ۵ ہجری ہے۔ یہ غزوہ قبیلہ بنو خُزاعہ کی ایک شاخ بنو مُصطلق کے ساتھ ہوا اس لیے اس کو غزوہ بنو مصطلق کہا جاتا ہے اور یہ قبیلہ مریسیع نام کے ایک کنویں کے پاس رہتا تھا اس لیے اس غزوہ کا دوسرا نام غزوہ مُرَیْسِیْع بھی ہے۔

بنو مصطلق قریش کے حلیف تھے اور انہوں نے یہ حلف لیا تھا کہ ہم لوگ ایک جان ہو کر قریش کے ساتھ رہیں گے اور اسی معاہدے کے تحت بنو مصطلق غزوہ اُحد میں کفار قریش کے لشکر میں شامل تھے۔

اس غزوہ کا ایک سبب یہ تھا کہ بنو مصطلق اسلام دشمنی میں بے باک ہو گئے تھے۔ انہیں کفار قریش کی مکمل تائید اور حمایت حاصل تھی۔ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں شرکت کی وجہ سے اب یہ کھل کر مسلمانوں سے مقابلے پر اتر آئے تھے اور ان کی سرکشی میں بہت اضافہ ہو گیا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ مکہ مکرمہ سے جانے والے مرکزی راستے پر بنو مصطلق کا کنٹرول تھا۔ یہ لوگ مکہ میں مسلمانوں کا عمل دخل روکنے کے لیے مضبوط رکاوٹ کی حیثیت رکھتے تھے۔ تیسرا اہم سبب یہ تھا کہ بنو مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضِرار نے اپنی قوم اور اہل عرب کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لیے تیار کیا اور مدینہ سے ۹۶ میل کے ایک مقام پر لشکر کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین ﷺ میں اس کے بارے لکھا ہے کہ قریش کی مخالفت دن بدن زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتی جاتی تھی۔ وہ اپنی ریشہ دوانی سے عرب کے بہت سے قبائل کو اسلام اور بانی اسلام کے خلاف کھڑا کر چکے تھے لیکن اب ان کی عداوت نے ایک نیا خطرہ پیدا کر دیا تھا کہ حجاز کے وہ قبائل جو مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے تھے وہ بھی قریش کی فتنہ انگیزی سے مسلمانوں کے خلاف اُٹھنا شروع ہو گئے۔ اس معاملے میں قبیلہ بنو خزاعہ کی ایک شاخ بنو مصطلق نے پہل کی اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ ان کے رئیس حارث بن ابی ضِرار نے اس علاقے کے دوسرے قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے احتیاطاً ایک صحابی بُرَیْدَہ بن الحُصَیْبؓ کو دریافت حالات کے لیے بنو مصطلق روانہ فرمایا۔ انہوں نے واپس آکر بتایا کہ نہایت زور و شور سے مدینہ پر حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آپؐ نے مسلمانوں کو بلایا اور دشمن کے بارے میں خبر دی۔ اسلامی لشکر جلد از جلد تیار ہو کر روانہ ہو گیا۔

آپؐ کی روانگی کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپؐ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینہ میں نائب مقرر کیا۔ ابن ہِشام نے حضرت ابوذر غفاریؓ کا نام بیان کیا ہے۔ اسی طرح حضرت نُمَیْلَہ بن عبداللہؓ کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے۔ بہر حال لشکر روانہ ہوا۔ اسلامی لشکر ۷۰۰ افراد پر مشتمل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ شعبان ۵ ہجری کو پیر کے دن مدینہ منورہ سے بنو مصطلق کی طرف کُوچ کیا۔ حضرت مسعود بن حُنَیْدَہؓ راستے کے گائیڈ تھے۔ اس کی تفصیل میں مزید یہ بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے منافقین بھی نکلے وہ اس سے قبل اس طرح کسی غزوہ کے لیے نہیں نکلے تھے۔ اُن کی غرض جہاد کی نہیں تھی بلکہ وہ مال غنیمت کے لیے نکلے تھے کہ اگر جیت ہوئی تو ہمیں مال غنیمت ملے گا۔

فوج میں صرف تیس گھوڑے تھے۔ البتہ اونٹوں کی تعداد کسی قدر زیادہ تھی اور انہی گھوڑوں اور اونٹوں پر مل جُل کر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے۔ راستہ میں مسلمانوں کو کفار کا ایک جاسوس مل گیا جسے انہوں نے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا اور آپؐ نے اس تحقیق کے بعد کہ واقعی جاسوس ہے اُس سے کفار کے متعلق

کچھ حالات وغیرہ دریافت کرنے چاہے مگر اُس نے بتانے سے انکار کیا اور چونکہ اُس کا رویہ مشتبہ تھا اس لیے مروجہ قانون جنگ کے ماتحت حضرت عمرؓ نے اُسے قتل کر دیا اور اس کے بعد لشکر اسلام آگے روانہ ہوا۔

بنو مصطلق کو جب مسلمانوں کی آمد اور اپنے جاسوس کے مارے جانے کی خبر پہنچی تو وہ بہت خائف ہوئے کیونکہ اُن کا اصل منشاء یہ تھا کہ کسی طرح مدینہ پر اچانک حملہ کرنے کا موقع مل جائے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیدار مغزی کی وجہ سے اب ان کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔

وہ بہت مرعوب ہو گئے اور اُن کی مدد کے لیے جمع ہونے والے دوسرے قبائل خدائی تصرف کے ماتحت کچھ ایسے خائف ہوئے کہ فوراً اُن کا ساتھ چھوڑ کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ مگر بنو مصطلق کو قریش نے مسلمانوں کی دشمنی کا کچھ ایسا نشہ پلا دیا تھا کہ وہ پھر بھی جنگ کے ارادے سے باز نہ آئے اور پوری تیاری کے ساتھ اسلامی لشکر کے مقابلے کے لیے آمادہ رہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریسیع پہنچے تو آپؐ کے لیے چمڑے کا خیمہ لگایا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ آپؐ کے ہمراہ تھیں۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی صف بندی کی۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دیا۔ دوسرا قول ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کو دیا گیا۔ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عُبادہؓ کو دیا گیا۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ دشمن کی فوج کے سامنے اعلان کریں کہ اے لوگو! کہو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے ذریعہ سے اپنے نفوس اور اموال محفوظ کر لو۔ حضرت عمرؓ نے اسی طرح کیا مگر مشرکین نے انکار کر دیا۔ کچھ دیر تیر اندازی ہوتی رہی۔

سب سے پہلا تیر مشرکین کے ایک شخص نے پھینکا اور مسلمان بھی کچھ دیر تیر اندازی کرتے رہے۔ پھر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ حملہ کریں۔ انہوں نے یکجان ہو کر حملہ کیا۔ مشرکین میں سے کوئی بھی بھاگ نہ سکا۔ اُن میں سے ۱۰ مقتول ہوئے اور باقی سارے قیدی ہو گئے۔ آپؐ نے ان کے مرد و خواتین، اولاد اور جانور قید کر لیے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریسیع پہنچے تو آپؐ نے ڈیرا ڈالنے کا حکم دیا اور صف آرائی اور جھنڈوں کی تقسیم کے بعد آپؐ کے حکم کے مطابق حضرت عمرؓ نے بنو مصطلق میں یہ اعلان کیا کہ اگر اب بھی وہ اسلام کی عداوت سے باز آجائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو تسلیم کر لیں تو ان کو امن دیا جائے گا اور مسلمان واپس لوٹ جائیں گے مگر انہوں نے سختی کے ساتھ انکار کیا اور جنگ کے واسطے

تیار ہو گئے۔ حتٰی کہ سب سے پہلا تیر جو اس جنگ میں چلایا گیا وہ انہی کے آدمی نے چلایا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپؐ نے بھی صحابہ کو لڑنے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر فریقین کے درمیان خوب تیز تیر اندازی ہوئی جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یکلخت دھاوا کر دینے کا حکم دیا اور اس اچانک دھاوے کے نتیجے میں کفار کے پاؤں اُکھڑ گئے مگر مسلمانوں نے ایسی ہوشیاری کے ساتھ ان کا گھیرا ڈالا کہ ساری کی ساری قوم محصور ہو کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئی۔ صرف دس کفار اور ایک مسلمان کے قتل پر اس جنگ کا جو ایک خطرناک صورت اختیار کر سکتی تھی خاتمہ ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج محرم کے حوالے سے دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ایک دردناک واقعہ ہے جس میں ظلم و بربریت کی انتہائی مثال قائم ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور آپؐ کے خاندان کے لوگوں کو شہید کیا گیا لیکن مسلمانوں کی بد قسمتی یہ ہے کہ اس سے سبق لینے کی بجائے یہ ظلم اب تک چل رہا ہے۔ محرم میں شیعہ سنی فساد یا دہشت گردی کے حملوں کے واقعات بڑھ جاتے ہیں۔ دونوں طرف سے جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فساد کو ختم کرنے کے لیے اپنے وعدے کے مطابق انتظام فرمایا ہے اسے یہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ کاش کہ ان لوگوں کو سمجھ آئے۔ بہر حال ان دنوں میں احمدیوں کو درود شریف پڑھنے اور مسلمانوں کی اکائی کے لیے خاص دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ اپنی حالتوں کو بھی بہتر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم بونجا محمود صاحب آف ٹوگو کی شہادت کا تذکرہ فرمایا۔ نیز مکرم رشید احمد صاحب، مکرم چودھری مطیع الرحمٰن صاحب، مکرمہ منظور بیگم صاحبہ اور مکرم ماسٹر سعادت اشرف صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔